

دين ميں بدعت اور عيد ميلاد النبي صلى الله عليه وسلم

الإبتداع في الدين والاحتفال بمولد خاتم النبيين
(اردو-الأردية-urdu)

عبد العزيز بن سالم العمر

ترجمہ

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

1430ھ - 2009م

islamhouse.com

الإبتداع في الدين والاحتفال بمولد خاتم النبيين

عبد العزيز بن سالم العمر

ترجمة

شفيق الرحمن ضياء الله مدني

1430 هـ - 2009 م

islamhouse.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق اور ہدایت کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کرے گرچہ کافر اسے ناپسند کریں۔ اور درود و سلام ہو اللہ کے بندے و رسول ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو شرک و گمراہی کو مٹانے والے، حق کو ظاہر کرنے والے اور اس کی طرف دعوت دینے والے تھے۔ اللہ کا درود و سلام نازل ہوا پر اور ان کے آل و اصحاب پر اُما بعد:

سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہتر طریقہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب سے بری چیز نئی چیزوں کا ایجاد کرنا ہے اور ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں لے جانے والی ہے۔

محترم قارئین! کون سی بدعت ہے جس سے شارع نے ڈرایا ہے اور اسے گمراہ کن قرار دیا ہے۔

بدعت کی لغوی تعریف: جو کسی سابقہ مثال کے بغیر ایجاد کی گئی ہو۔
بدعت کی شرعی تعریف: دین میں ایجاد کردہ ایسا طریقہ جو شریعت کے مشابہ ہو اور یہ سنت کے بالمقابل اور اس کے ضد ہے۔
میرے مسلم بھائی! بدعت کے سلسلہ میں آپ کی خدمت میں چند نصوص پیش ہیں:

1. عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے جو بھی میرے بعد زندہ رہے گا تو بہت زیادہ

اختلافات دیکھے گالہذا تم میری اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا اور اس کو مضبوطی سے تھامے رہنا، اور نئی چیزوں کے ایجاد کرنے سے دور رہنا اسلئے کہ ہر بدعت گمراہی ہے " (احمد ترمذی ابن ماجہ داری حاکم اور ابن حبان نے روایت کی ہے اور البانی رحمہ اللہ نے کتاب السنہ کی تخریج میں اسے صحیح قرار دیا ہے)

2. جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ جسکو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور بے شک بہترین کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے عمدہ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، اور سب سے بدترین کام وہ ہیں جن کو دین میں ایجاد کیا جائے اور دین میں ہر نوا ایجاد چیز بدعت ہے" (اسے مسلم اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور مسلم اور نسائی میں صحیح سند کے ساتھ ہے "ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے")۔

3. اور عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جس نے میرے دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اسمیں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے" (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں "جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے حکم کے خلاف ہے تو وہ مردود ہے"۔

(ابن حجر رحمہ اللہ "ہر بدعت گمراہی" کے تحت فرماتے ہیں: "یہ جملہ ایک شرعی قاعدہ ہے کہ ہر وہ بدعت جو گمراہ ہے شریعت میں سے نہیں ہو سکتی اسلئے کہ شریعت سب کی سب ہدایت ہے۔ اور رہی بات حدیث عائشہ تو یہ جوامع الکلم میں سے ہے اور یہ ظاہری اعمال کا میزان ہے۔ اور بدعتی کا عمل

مردود ہے اور اہل علم کا اسکے بارے میں دو قول ہیں اول: اسکا عمل خود اسی پر لوٹا دیا جاتا ہے۔ دوم: بدعتی نے اللہ کے حکم کو رد کر دیا کیونکہ اسنے اپنے آپ کو احکم الحاکمین کے مشابہ قرار دیا اور دین میں ایسی چیز کو مشروع قرار دیا جسکی اللہ نے اجازت نہیں فرمائی ہے "ا.ھ۔

بدعت کے بارے میں صحابہ کرام کے بعض اقوال:

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "پیروی کرو اور بدعت نہ ایجاد کرو کیونکہ تم (سنت سے) کافی کر دئے گئے ہو" (طبرانی اور دارمی نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہر بدعت گمراہی ہے گرچہ لوگ اسے اچھا سمجھیں" (دارمی نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے)

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسجد میں بیٹھی ہوئی قوم کی تردید کی جنکے ہاتھوں میں کنکریاں تھیں اور ان میں سے ایک آدمی یہ کہہ رہا تھا: کہ سوبار اللہ اکبر کہو، تو وہ اللہ اکبر کہتے، پھر کہتا کہ: سوبار لا الہ الا اللہ کہو تو وہ سوبار لا الہ الا اللہ کہتے، سوبار سبحان اللہ کہو تو وہ سوبار سبحان اللہ کہتے آپ نے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کیا تم لوگ ایسے طریقے پر ہو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے زیادہ بہتر ہے یا گمراہی کے دروازے کھولنے والے ہو- تو ان لوگوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! اے ابو عبد الرحمن ہمارا مقصد صرف خیر کا ہی ہے انہوں نے کہا کہ: کتنے خیر کے متلاشی اسے ہرگز نہیں پاسکتے "- (دارمی اور ابونعیم نے اسکو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)۔

یہ تھا امت کے سلف کا بدعت کی خطرناکی کے بارے میں سمجھ اسلئے امام دارالہجرة مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اسلام میں کوئی ایسی بدعت ایجاد کی جسکو اچھا سمجھتا ہے تو اسنے یہ گمان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رسالت میں خیانت کی اسلئے کہ اللہ کہتا ہے کہ "آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا" [المائدة: 3] توجو چیز اسوقت دین نہ تھی آج بھی دین میں سے نہ ہوگی" ا.ھ.

امام شافعی رحمہ اللہ کا فرمان ہے: "جس نے (دین میں) کسی چیز کو اچھا سمجھا تو اس نے شریعت سازی کی"

اور امام احمد رحمہ اللہ کا فرمان ہے: "سنت کا اصول ہمارے نزدیک اس چیز کو لازم پکڑنا ہے جس پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے اور انکی پیروی کرنا ہے اور بدعت سے کنارہ کشی اختیار کرنا ہے اور پر بدعت گمراہی ہے"

- بدعت کی خطرناکی:

- 1 - اسکا عمل اسی پر لوٹا دیا جاتا ہے
- 2 - جب تک وہ بدعت پر مصر رہتا ہے اسکی توبہ قبول نہیں ہوتی
- 3 - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر آنے سے روک دیا جائیگا.
- 4 - قیامت تک اسکی بدعت پر عمل کرنے والوں کے گناہوں کا اس پر گناہ ہوگا.

5 - بدعتی شخص ملعون ہوتا ہے.

- 6 - بدعتی شخص اللہ سے صرف دوری حاصل کرتا ہے۔
- 7 - بدعت سنت کو مردہ کردیتی ہے۔
- 8 - بدعت ہلاکت کا سبب ہے۔
- 9 - بدعت کفر کی ڈاک ہے۔
- 10 - بدعت اختلاف کے ایسے دروازے کو کھول دیتی ہے جو بغیر کسی دلیل کے صرف ہوائے نفس پر قائم ہوتی ہے۔
- 11 - بدعت کو کمتر سمجھنا فسوق و نافرمانی تک پہنچا دیتی ہے۔
- بدعت کو اچھا قرار دینے والوں کے شبہات اور انکا رد:

1- (جس کو مسلمان اچھا سمجھیں تو وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے
اور جس کو مسلمان برا سمجھیں تو وہ اللہ کے نزدیک بھی برا ہے۔)

پہلی بات: یہ حدیث مرفوعاً ثابت نہیں ہے بلکہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام ہے، اور صحابی کے قول کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ اور بالفرض اس کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ جس کو تمام مسلمان اچھا سمجھیں تو یہ اجماع ہوگی اور اجماع حجت ہے اور اسمیں ان لوگوں کیلئے کوئی حجت نہیں ہے جو بدعت کو اچھا گردانتے ہیں، اور معتبر اصولیین کے اجماع سے مراد: اہل علم کا کسی زمانہ میں اجماع کرنا ہے۔

2- عمر رضی اللہ عنہ کا قول "کیا ہی اچھی بدعت ہے" یہ تراویح کی نماز کے بارے میں تھی اور یہ سنت ہے لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے جماعت کے ساتھ قائم کی جبکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امام کے

پیچھے قائم کرنے سے لوگوں پر اس کے فرض ہونے کے اندیشہ سے چھوڑ دیا تھا تو یہ عمر رضی اللہ عنہ نے لغوی بدعت کے طور پر کہا تھا۔ کیونکہ یہ سابقہ مثال پر نہ تھی چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں نہ تھی۔ یا یہ کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد روشن کی اور لوگ بھی اکھٹا ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے گمان کیا کہ یہ ان کا عمل نیا ہے تو فرمایا "کیا ہی اچھی بدعت ہے" اور یہ بھی کہ عمر رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین میں سے ہیں جن کی قول سے دلیل پکڑی جاسکتی ہے جب وہ نصوص کے مخالف نہ ہو،

3- جس نے اسلام میں کوئی نیا طریقہ ایجاد کیا تو اس کو اس کا ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کا بھی ثواب ملتا رہے گا جو اس کے بعد اسے کریں گے بغیر اس کے ثواب میں کسی کمی کے۔

اس حدیث کا ایک واقعہ ہے وہ یہ کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مضر قوم سے ننگے پاؤں اور بدن، اون کی دھاری دار چادریں پہنے ہوئے کچھ لوگ حاضر ہوئے جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو آپ کا چہرہ ان پر فخر دیکھنے کی وجہ سے بدل گیا آپ نے بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر (جب لوگ نماز کیلئے جمع ہو گئے تو) تکبیر کہی اور آپ نے نماز پڑھائی پھر لوگوں سے خطاب فرمایا اور انہیں صدقہ پر ابھارا تو ایک صحابی بھاری بھر کم گھٹلے کرائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا پھر لوگوں نے لانا شروع کر دیا یہاں تک کہ غلوں اور کپڑوں کے دو ڈھیر جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کوئی اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کیا... الخ) پس سنت یہ کہ اس نے انفاق کی سنت کو زندہ کیا سخاوت کے ذریعہ نہ کہ اس نے صدقہ کو جاری کیا۔

4- عرف عام: جس پر اکثر لوگ ہوں بدعت میں سے جسکو لوگ جانتے ہوں اور اسکو پکڑے ہوئے ہوں کیونکہ یہ انکے عرف میں سے ہے جس پر اپنے آباء کو پایا ہے۔ اور یہی چیز مشرکوں کے حق کو نامانے کے سبب میں سے تھی "کہ بے شک ہم نے اپنے باب داداؤں کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم انہیں کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں" [الزخرف: 23]

اور جماعت اکثریت کا نام نہیں ہے بلکہ جماعت وہ ہے جنکی سنت موافقت کرے گرچہ وہ قلیل تعداد میں ہوں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "بے شک اسلام غربت کے عالم میں شروع ہوا تھا اور عنقریب اجنبیت کی طرف پلٹ جائے گا تو خوشخبری ہو غرباء کیلئے" پوچھا گیا: غرباء ہیں کون ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!؟ فرمایا: "جو لوگوں کے فساد کے وقت انکی اصلاح کرتے ہیں" (حدیث صحیح ہے)

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: "کہ جماعت وہ ہے جو حق کی موافقت کرے گرچہ تم تنہا ہی کیوں نہ ہو" بدعت کے پھیلنے کے اسباب:

1. سنت مطہرہ اور حدیث کے مصطلحات سے جہالت برتنا اس طور پر کہ صحیح اور ضعیف کے درمیان تمیز نہ کر سکن۔ تو اس طرح سے ضعیف و موضوع احادیث کثرت سے ہوتی ہیں جیسا کہ "محمدی نور کی بدعت" جو ایک موضوع حدیث پر قائم ہے (کہ اللہ نے سب سے پہلے اپنے نبی کا نور پیدا کیا اے جابر!) اور "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے مخلوقات کی پیدائش کی بدعت"

جوایک جھوٹی حدیث پرقائم ہے (اگر آپ نہ ہوتے تو آسمان نہ پیدا ہوتے) اور گڑھنے والے پر یہ بات پوشیدہ رہ گئی کہ اگر مخلوق نہ ہوتی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھیجے جاتے۔ اللہ کا ارشاد ہے "اے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تو آپ کو دینا والوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے" [الأنبیاء: 107]۔

2. لوگوں کا جاہلوں کو اپنا سردار بنا لینا جو تعلیم و فتوی دیتے پھریں اور اللہ کے دین میں بغیر علم کے کلام کرنا شروع کریں۔

3. بعض ایسے عادات اور خرافات جن پر کوئی شرعی دلیل دلالت نہیں کرتی اور نہ ہی عقل اسے روا سمجھتی جیسے میلاد و ماتم وغیرہ کی بدعات۔

4. ائمہ مجتہدین کی عصمت کا اعتقاد رکھنا اور مشائخ کو انبیاء کی طرح تقدس کا درجہ دینا۔

5. متشابہ آیات و احادیث کی پیروی کرنا اور محکم کی طرف نہ لوٹنا

- میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

میلاد کی ابتداء: سب سے پہلے اسے قاہرہ کے اندر چوتھی صدی ہجری میں فاطمی خلفاء نے ایجاد کی، وہ عبیدین تھے اور انکی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کوئی رشتہ نہ تھی۔ وہ زنادقہ اور بے دین تھے اپنے آپ کو روافض ظاہر کرتے جبکہ باطن میں خالص کفر کو پوشیدہ رکھتے۔ انہوں نے چھ میلادیں ایجاد کیں: میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، میلاد امام علی رضی اللہ عنہ، میلاد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، میلاد حسن و حسین رضی اللہ عنہما، اور میلاد بادشاہ وقت کا۔ پھر اسے افضل بن امیر الجیوش نے باطل قرار دیا پھر اسے فاطمی خلیفہ

آمر بأحكام الله کے ہاتھوں پانسو چوبیس ہجری میں دوبارہ منایا جانے لگا جبکہ لوگ اسے بھول چکے تھے۔

اور سب سے پہلے میلاد النبی کو اربل کے بادشاہ ملک مظفر کوکپوری نے ساتویں صدی ہجری میں ایجاد کیا اور اسی وقت سے اب تک یہ عمل جاری ہے۔ جبکہ یہ میلادیں پہلے تین افضل ادوار میں سلف کے عمل میں سے نہ تھیں اور نہ ہی ائمہ اربعہ کے طریقے میں سے بلکہ اسکو قرون مفضلہ کے بعد زنادقہ و جہلاء نے ایجاد کیا تھا۔ تو یہ اللہ کے دین میں بدعت ہے۔ اور آپ کسی مشرک کو نہیں پائیں گے مگر وہ اللہ کی نقص کرنے والا ہوگا اور کسی بدعتی کو نہیں پائیں گے مگر وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عیب جوئی کرنے والا ہوگا۔

(شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "اور جملہ منکر بدعات میں سے جسکو لوگوں نے ایجاد کر لیا ہے ماہ ربیع الاول میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا جشن منانے کی بدعت ہے اور وہ اس جشن میں مختلف قسم پر ہیں:

کچھ لوگ تو اسے صرف اجتماع تک محدود رکھتے ہیں (یعنی وہ اس دن جمع ہو کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا قصہ پڑھتے ہیں، یا پھر اس میں اسی مناسبت سے تقاریر ہوتی اور قصیدے پڑھے جاتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کھانے تیار کرتے اور مٹھائی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔

اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ جشن مساجد میں مناتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے گھروں میں مناتے ہیں۔

اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اس جشن کو مذکورہ بالا اشیاء تک ہی محدود نہیں رکھتے، بلکہ وہ اس اجتماع کو حرام کاموں پر مشتمل کر دیتے ہیں جس میں مرد و زن کا اختلاط، اور رقص و سرور اور موسیقی کی محفلیں سجائی جاتی ہیں، اور شرکیہ اعمال بھی کیے جاتے ہیں، مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ اور مدد طلب کرنا، اور انہیں پکارنا، اور دشمنوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا، وغیرہ اعمال شامل ہوتے ہیں۔

جشن میلاد النبی کی جتنی بھی انواع و اقسام ہیں، اور اسے منانے والوں کے مقاصدہ چاہیں جتنے بھی مختلف ہوں، بلاشک و شبہ یہ سب کچھ حرام اور بدعت اور دین اسلام میں ایک نئی ایجاد ہے، جو فاطمی شیعوں نے دین اسلام اور مسلمانوں کے فساد کے لیے پہلے تینوں افضل ادوار گزر جانے کے بعد ایجاد کی۔

اور مسلمان شخص کو تو چاہیے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا احیاء کرے اور جتنی بھی بدعات ہیں انہیں ختم کرے، اور کسی بھی کام کو اس وقت تک سرانجام نہ دے جب تک اسے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حکم معلوم نہ ہو۔ ا.ھ۔

جشن میلاد منانے والوں کے شبہات کا مناقشہ

اس بدعت کے منانے کو درست سمجھنے والوں کا ایک شبہ ہے جو مکڑی کے جال سے بھی زیادہ کمزور ہے، ذیل میں اس شبہ کا ازالہ کیا جاتا ہے:

1 - ان بدعتیوں کا دعویٰ ہے کہ: یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کے لیے منایا جاتا ہے:

اس شبہ کا جواب:

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم تو یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے ان کے فرامین پر عمل پیرا ہوا جائے، اور جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس سے اجتناب کیا جائے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی جائے۔

بدعات و خرافات پر عمل کرنا، اور معاصی و گناہ کے کام کرنے میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں، اور جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا بھی اسی مذموم قبیل سے ہے کیونکہ یہ معصیت و نافرمانی ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ تعظیم اور عزت کرنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے جیسا کہ عروہ بن مسعود نے قریش کو کہا تھا:

(میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی قسم میں بادشاہوں کے پاس بھی گیا ہوں اور قیصر و کسری اور نجاشی سے بھی ملا ہوں، اللہ کی قسم میں نے کسی بھی بادشاہ کے ساتھیوں کو اس کی اتنی عزت کرتے ہوئے نہیں دیکھا جتنی عزت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھوکتے ہیں، تو وہ تھوک بھی صحابہ میں سے کسی ایک کے ہاتھ پر گرتی ہے، اور وہ تھوک اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے، اور جب وہ انہیں کسی کام کا حکم دیتے ہیں تو ان کے حکم پر فوراً عمل کرتے ہیں، اور جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وضوء کرتے ہیں تو اس کے ساتھی وضوء کے پانی پر ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں، اور

جب اس کے سامنے بات کرتے ہیں تو اپنی آواز پست رکھتے ہیں، اور اس کی تعظیم کرتے ہوئے اسے تیز نظروں سے دیکھتے تک بھی نہیں"

صحیح بخاری شریف (3/ 178) حدیث نمبر (27 31) اور (2732)، اور فتح الباری (5/ 388)۔

اس تعظیم کے باوجود انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم پیدائش کو جشن اور عید میلاد کا دن نہیں بنایا، اگر ایسا کرنا مشروع اور جائز ہوتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کبھی بھی اس کو ترک نہ کرتے۔

2 - یہ دلیل دینا کہ بہت سے ملکوں کے لوگ یہ جشن مناتے ہیں:

اس کے جواب میں ہم صرف اتنا کہیں گے کہ: حجت اور دلیل تو وہی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو عمومی طور پر بدعات کی ایجاد اور اس پر عمل کرنے کی ممانعت ثابت ہے، اور یہ جشن بھی اس میں شامل ہوتا ہے۔

جب لوگوں کا عمل کتاب و سنت کی دلیل کے مخالف ہو تو وہ عمل حجت اور دلیل نہیں بن سکتا چاہے اس پر عمل کرنے والوں کی تعداد کتنی بھی زیادہ کیوں نہ ہو:

فرمان باری تعالیٰ ہے: $\frac{1}{4}$ وَإِنْ تُطِيعُوا أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ » [الأنعام: 118]

"اگر آپ زمین میں اکثر لوگوں کی اطاعت کرنے لگ جائیں تو وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے گمراہ کر دیں گے"

اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ الحمد للہ ہر دور میں بدعت کو ختم کرنے اور اسے مٹانے اور اس کے باطل کو بیان کرنے والے لوگ موجود رہے ہیں، لہذا حق واضح ہو جانے کے بعد کچھ لوگوں کا اس بدعت پر عمل کرتے رہنا کوئی حجت اور دلیل نہیں بن جاتی۔

اس جشن میلاد کا انکار کرنے والوں میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ شامل ہیں جنہوں نے اپنی معروف کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم" میں اور امام شاطبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "الاعتصام" میں اور ابن الحاج نے "المدخل" میں اور شیخ تاج الدین علی بن عمر اللخمی نے تو اس کے متعلق ایک مستقل کتاب تالیف کی ہے، اور شیخ محمد بشیر الشہسووانی ہندی نے اپنی کتاب "صيانة الانسان عن وسوسة الشيخ دحلان" میں اور سید محمد رشید رضا نے بھی ایک مستقل رسالہ لکھا ہے، اور شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ نے بھی اس موضوع کے متعلق ایک مستقل رسالہ لکھا ہے، اور جناب فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے علاوہ کئی ایک نے بھی اس بدعت کے بارہ میں بہت کچھ لکھا اور اس کا بطلان کیا ہے، اور آج تک اس کے متعلق لکھا جا رہا ہے، بلکہ ہر برس اس بدعت منانے کے ایام میں اخبارات اور میگزینوں اور رسائل و مجلات میں کئی کئی صفحات لکھے جاتے ہیں۔

3 - جشن میلاد منانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کا احیاء ہوتا ہے۔

اس کے جواب میں ہم یہ کہتے ہیں کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تو ہر مسلمان شخص کے ساتھ تجدید ہوتی رہتی ہے اور مسلمان شخص تو اس سے ہر وقت مرتبط رہتا ہے،

جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اذان میں آتا ہے یا پھر اقامت میں یا تقاریر اور خطبوں میں، اور وضوء کرنے اور نماز کی ادائیگی کے بعد جب کلمہ پڑھا جاتا ہے، اور نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے وقت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ہوتی ہے۔

اور جب بھی مسلمان شخص کوئی صالح اور واجب و فرض یا پھر مستحب عمل کرتا ہے، جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع کیا ہے، تو اس عمل سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوتی ہے، اور عمل کرنے والے کی طرح اس کا اجر بھی ان تک پہنچتا ہے...

تو اس طرح مسلمان شخص تو ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ کرتا رہتا ہے، اور پوری عمر میں دن اور رات کو اس سے مربوط رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مشروع کیا ہے، نہ کہ صرف جشن میلاد منانے کے ایام میں ہی، اور پھر جبکہ یہ جشن میلاد یا جشن آمد رسول منانا بدعت اور ناجائز ہے تو پھر یہ چیز تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں دور کرتی ہے نہ کہ نزدیک اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بدعتی جشن کی کوئی ضرورت نہیں وہ اس سے بے پرواہ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعظیم کے لیے وہ کام مشروع کیے ہیں جن میں ان کی عزت و توقیر ہوتی ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ میں ہے: $\frac{1}{4}$ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ » [الشرح: 4]

"اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا"

تو جب بھی اذان ہو یا اقامت یا خطبہ اس میں جب اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے تو اس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر لازمی ہوتا ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم اور ان کی عزت و تکریم اور توقیر کی تجدید کے لیے اور ان کی اتباع و پیروی کرنے پر ابھارنے کے لیے کافی ہے۔

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کو احسان قرار نہیں دیا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو احسان اور انعام قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: 4/لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ

أَنْفُسِهِمْ » [آل عمران: 164]

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان اور انعام کیا جب ان میں سے ہی ایک رسول ان میں مبعوث کیا"

اور ایک مقام پر اس طرح ارشاد فرمایا: 4/هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا

مِّنْهُمْ » [الجمعة: 2]

"اللہ وہی ہے جس نے امیوں میں ان میں سے ہی ایک رسول مبعوث کیا"

4 - اور بعض اوقات وہ یہ بھی کہتے ہیں:

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن منانے کی ایجاد تو ایک عادل اور

عالم بادشاہ نے کی تھی اور اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا تھا!

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ:

بدعت قابل قبول نہیں چاہے وہ کسی سے بھی سرزد ہو، اور اس کا مقصد کتنا بھی اچھا اور بہتر ہی کیوں نہ ہو، اچھے اور بہتر مقصد سے کوئی برائی کرنا جائز نہیں ہو جاتی، اور کسی کا عالم اور عادل ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ معصوم ہے۔

5 - ان کا یہ کہنا کہ: جشن میلاد النبی بدعت حسنہ میں شمار ہوتی ہے، کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی خبر دیتی ہے۔
اس کا جواب یہ ہے کہ:

بدعت میں کوئی چیز حسن نہیں ہے بلکہ وہ سب بدعت ہی شمار ہوتی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:
"جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے"

صحیح بخاری (3 / 167) حدیث نمبر (2697) دیکھیں فتح الباری (355 / 5)۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:
"یقیناً ہر بدعت گمراہی ہے"

اسے امام احمد نے مسند احمد (4 / 126) اور امام ترمذی نے جامع ترمذی حدیث نمبر (2676) میں روایت کیا ہے۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب بدعتوں پر گمراہی کا حکم صادر کر دیا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ساری بدعتیں گمراہی نہیں بلکہ کچھ بدعتیں حسنہ بھی ہیں۔

حافظ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح الاربعین میں کہتے ہیں:
(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: " ہر بدعت گمراہی ہے " یہ
جوامع الکلم میں سے ہے، اس سے کوئی چیز خارج نہیں، اور یہ دین کے
اصولوں میں سے ایک عظیم اصول ہے، اور یہ بالکل نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اسی قول کی طرح ہے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں ایسا کام ایجاد کر لیا جو اس
میں سے نہیں تو وہ عمل مردود ہے "

اسے بخاری نے (3 / 167) حدیث نمبر (2697) میں روایت کیا ہے،
دیکھیں: فتح الباری (5 / 355)۔

لہذا جس نے بھی کوئی ایجاد کر کے اسے دین کی جانب منسوب کر دیا،
اور دین اسلام میں اس کی کوئی دلیل نہیں جس کی طرف رجوع کیا جاسکے تو
وہ گمراہی اور ضلالت ہے، اور دین اس سے بری ہے دین کے ساتھ اس کا
کوئی تعلق اور واسطہ نہیں، چاہے وہ اعتقادی مسائل میں ہو یا پھر اعمال میں
یا ظاہری اور باطنی اقوال میں ہو) ا۔ھ۔

دیکھیں: جامع العلوم والحکم صفحہ نمبر (233)۔
اور ان لوگوں کے پاس بدعت حسنہ کی اور کوئی دلیل نہیں سوائے عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نماز تراویح کے متعلق قول ہی ہے، جس میں انہوں نے
کہا تھا:

(نعمت البدعة هذه) یہ طریقہ کیا ہی اچھا ہے۔ اسے بخاری نے تعلیقاً
بیان کیا ہے، دیکھیں: صحیح بخاری شریف (2 / 252) حدیث نمبر (2010)
(دیکھیں: فتح الباری (4 / 294)۔

جشن میلاد منانے والوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ:
کچھ ایسی نئی اشیاء ایجاد کی گئی جن کا سلف نے انکار نہیں کیا تھا:
مثلاً قرآن مجید کو ایک کتاب میں جمع کرنا، اور حدیث شریف کی تحریر و
تدوین۔

اس کا جواب یہ ہے کہ:
ان امور کی شریعت مطہرہ میں اصل ملتی ہے، لہذا یہ کوئی بدعت نہیں
بنتے۔

اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول "یہ طریقہ کیا ہی اچھا ہے" ان کی
اس سے مراد لغوی بدعت تھی نہ کہ شرعی، لہذا جس کی شریعت میں اصل
ملتی ہو تو اس کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

جب کہا جائے کہ: یہ بدعت ہے تو یہ لغت کے اعتبار سے بدعت ہوگی
نہ کہ شریعت کے اعتبار سے، کیونکہ شریعت میں بدعت اسے کہا جاتا ہے
جس کی شریعت میں کوئی دلیل اور اصل نہ ملتی ہو جس کی طرف رجوع کیا
جاسکے۔

اور قرآن مجید کو ایک کتاب میں جمع کرنے کی شریعت میں دلیل ملتی
ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید لکھنے کا حکم دیا
کرتے تھے، لیکن قرآن جدا جدا اور متفرق طور پر لکھا ہوا تھا، تو صحابہ
کرام نے اس کی حفاظت کے لیے ایک کتاب میں جمع کر دیا۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو چند راتیں تراویح کی نماز
پڑھائی تھی، اور پھر اس ڈر اور خدشہ سے چھوڑ دی کہ کہیں ان پر فرض نہ
کر دی جائے، اور صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں

علیحدہ علیحدہ اور متفرق طور پر ادا کرتے رہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی اسی طرح ادا کرتے رہے، یہاں تک کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ایک امام کے پیچھے جمع کر دیا، جس طرح وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے، اور یہ کوئی دین میں بدعت نہیں ہے۔

اور حدیث لکھنے کی بھی شریعت میں دلیل اور اصل ملتی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ احادیث بعض صحابہ کرام کو ان کے مطالبہ پر لکھنے کا حکم دیا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں احادیث عمومی طور پر اس خدشہ کے پیش نظر ممنوع تھیں کہ کہیں قرآن مجید میں وہ کچھ نہ مل جائے جو قرآن مجید کا حصہ نہیں، لہذا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو یہ ممانعت جاتی رہی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل قرآن مجید مکمل ہو گیا تھا، اور اسے احاطہ تحریر اور ضبط میں لایا جا چکا تھا۔

تو اس کے بعد مسلمانوں نے سنت کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے احادیث کی تدوین کی اور اسے لکھا، اللہ تعالیٰ انہیں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ضائع ہونے اور کھیلنے والوں کے کھیل اور عبث کام سے محفوظ کیا۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ:

تمہارے خیال اور گمان کے مطابق اس شکرِ یہ کی ادائیگی میں تاخیر کیوں کی گئی، اور اس سے پہلے جو افضل ادوار کہلاتے ہیں، یعنی صحابہ کرام اور تابعین عظام اور تبع تابعین کے دور میں کیوں نہ کیا گیا، حالانکہ یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ اور شدید محبت رکھتے تھے، اور خیر و بھلائی کے کاموں اور شکر ادا کرنے میں ان کی حرص زیادہ تھی، تو کیا جشن میلاد کی بدعت ایجاد کرنے والے ان سے بھی زیادہ ہدایت یافتہ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے تھے؟ حاشا و کلا ایسا نہیں ہو سکتا۔

6 - اور بعض اوقات وہ یہ کہتے ہیں کہ : جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ظاہر کرتا ہے، اور یہ اس محبت کے مظاہر میں سے ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اظہار کرنا مشروع اور جائز ہے !

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ:

بلاشک و شبہ ہر مسلمان شخص پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واجب ہے، اور یہ محبت اپنی جان، مال اور اولاد اور والد اور سب لوگوں سے زیادہ ہونی چاہیے - میرے ماں باپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں - لیکن اس کا معنی یہ نہیں کہ ہم ایسی بدعات ایجاد کر لیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مشروع بھی نہ کی ہوں۔

بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تو یہ تقاضا کرتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے اور ان کے حکم کے سامنے سر خم تسلیم کیا جائے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم کی محبت کے مظاہر میں سے سب عظیم ہے، کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

اگر تیری محبت سچی ہوتی تو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا
کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا
ہے۔

لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضا ہے کہ ان کی سنت
کا احیاء کیا جائے، اور سنت رسول کو مضبوطی سے تھام کر اس پر عمل پیرا
ہوا جائے، اور افعال و اقوال میں سے جو کچھ بھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ
وسلم کا مخالف ہو اس سے اجتناب کرتے ہوئے اس سے بچا جائے۔

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ جو کام بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی سنت کے خلاف ہے وہ قابل مذمت بدعت اور ظاہری معصیت و گناہ
کا کام ہے، اور جشن آمد رسول یا جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ
بھی اس میں شامل ہوتا ہے۔

چاہے نیت کتنی بھی اچھی ہو اس سے دین اسلام میں بدعات کی ایجاد
جائز نہیں ہو جاتی، کیونکہ دین اسلام دو اصولوں پر مبنی ہے اور اس کی
اساس دو چیزوں پر قائم ہے: اور وہ اصول اخلاص اور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: $\frac{1}{4}$ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ

رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ» [البقرة: 112]

"سنو! جو بھی اپنے آپ کو اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دے بلا شبہ اسے اس کا رب پورا پورا بدلہ دے گا، اس پر نہ تو کوئی خوف ہو گا، اور نہ ہی غم اور اداسی"

تو اللہ تعالیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص ہے، اور احسان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اور سنت پر عمل کرنے کا نام ہے۔ [مجلۃ البیان]۔ (قوسین کے مابین کا ترجمہ چونکہ اسلام سوال و جواب ویب سائٹ پر موجود تھا اسلئے اسکا مراجعہ کر کے اسی پر اکتفا کیا گیا ہے۔)

- عید میلاد النبی کے باطل ہونے کے کئی اسباب ہیں:

- 1 - نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ کے پاس کئی عیدیں تھیں آپ نے انہیں باطل قرار دیا اور فرمایا: "ہم مسلمانوں کی عید عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہے"
- 2 - نصوص بدعت سے روکتی ہیں اور اسے گمراہ قرار دیتی ہیں "ہر بدعت گمراہی ہے۔"
- 3 - اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جاہلیت کی عیدوں کو باطل قرار دیا۔
- 4 - یہ (میلادیں) اسلام کے دشمن روافض کی ایجاد کردہ ہیں اور یہی مبتدعہ ہیں اور قبوں اور مسجدوں کو قبروں پر بنانے والے ہیں۔
- 5 - سلف صالحین میں سے کسی نے اس بدعت کو نہیں منایا باوجودیکہ وہ ایمان اور نصوص کے فہم کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل تھے۔ اور جس

چیز کے ذریعہ بھی تقرب حاصل کی جائے (یا جس چیز کو بھی دین سمجھی جائے) جو سلف کے علم میں نہ ہو تو وہ چیز دین میں سے نہیں ہے بلکہ وہ بدعت ہے۔

- میلادوں کا اہتمام کرنے والے:

- 1 - ایک گروہ وہ ہے جن کا مقصد صرف بدعت کو ترویج دینا اور اس کے لئے اپنے آپ کو فنا کر دینا ہے اور یہ نیک اور علماء میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ سنت میں کوتاہی سے مشہور ہیں اور جماعات و اجتماعات اور طاعات میں پیچھے رہنے والے ہیں اور بدعت کے وقت نشیط رہنے والے ہیں جبکہ اکثر ان میں سے جانتے ہیں کہ وہ بدعت پر ہیں لیکن اس پر مصرو بصد ہیں۔
- 2 - عوام جہلاء جو اس بدعت کو جائز عبادت سمجھتے ہیں اور ان لوگوں کی پیروی کرتے ہیں جو انہیں جہنم میں دھکیلنے والے ہیں۔
- 3 - شہوت پرست لوگ جو میلاد میں صرف کھانے پینے اور عورتوں سے اختلاط وغیرہ کر کے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

(شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ نے فرماتے ہیں کہ:

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو یا جشن آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ساری اقسام و انواع اور اشکال و صورتیں بدعت منکرہ ہیں مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اس بدعت سے بھی باز رہیں اور اس کے علاوہ دوسری بدعات سے بھی اجتناب کریں، اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احیاء کریں اور سنت کی پیروی کرتے رہیں، اور اس بدعت کی ترویج اور اس کا

دفاع کرنے والوں سے دھوکہ نہ کھائیں، کیونکہ اس قسم کے لوگ سنت کی احیاء کے بجائے بدعات کی احیاء کا زیادہ اہتمام کرتے ہیں، بلکہ اس طرح کے لوگ تو ہو سکتا ہے سنت کا بالکل اہتمام کرتے ہی نہیں۔

لہذا جس شخص کی حالت یہ ہو جائے تو اس کی تقلید اور اقتدا کرنی اور بات ماننی جائز نہیں ہے، اگرچہ اس طرح کے لوگوں کی کثرت ہی کیوں نہ ہو، بلکہ بات تو اس کی تسلیم کی جائے گی اور اقتدا اس کی کرنی چاہیے جو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتا ہو اور سلف صالحین کے نہج اور طریقہ پر چلنے والا ہو، اگرچہ ان کی تعداد بہت کم ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ حق کی پہچان آدمیوں کے ساتھ نہیں ہوتی، بلکہ آدمی کی پہچان حق سے ہوتی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"بلاشبہ تم میں سے جو زندہ رہے گا تو وہ عنقریب بہت زیادہ اختلافات کا مشاہدہ کرے گا، لہذا تم میری اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت اور طریقہ کی پیروی اور اتباع کرنا، اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا، اور نئے نئے کاموں سے اجتناب کرنا، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے" دیکھیں: مسند احمد (4/126) سنن ترمذی حدیث نمبر (2676)۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتا دیا ہے کہ اختلاف کے وقت ہم کس کی اقتدا کریں، اور اسی طرح یہ بھی بیان کیا کہ جو قول اور فعل بھی سنت کے مخالف ہو وہ بدعت ہے، اور ہر قسم کی بدعت

گمراہی ہے۔ [مجلۃ البیان] (قوسین کے مابین کا ترجمہ اسلام سوال و جواب ویب سائٹ پر موجود تھا اسلئے اسکا مراجعہ کر کے اسی پر اکتفا کیا گیا)

اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اس چیز کی توفیق دے جس سے وہ راضی اور خوش ہو۔ اور میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ ہمیں اور ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کو بخش دے، اور درود و سلام نازل ہو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر۔
